کے محل میں حضرت موسیٰ نے پرورش پائی وہ رعمسیس ثانی تھا اور جس فرعون کا حضرت موسیٰ سے مقابلہ ہوا وہ منفتاح ہے[1]

بقول اہل کتاب حضرت موسیٰ کے عہد کے فرعون کا نام قابوس تھا مگر بقول وہب اس کا نام الولید بن مصعب بن الریان تھا، اس نے چار سو برس کی زندگی پائی اور حضرت موسیٰ نے ایک سو بیس برس[2]

فرعون موسیٰ کا نام الولید بن مصعب تھا۔[3]

لقب ولید بن مصعب کا جس نے مصر کی بادشاہت کے دماغ میں دعوئے خدائی کیا۔[4]

فرعون ولید بن مصعب ملک مصر کا لقب تھا[5]

حضرت یوسف کے زمانہ میں فرعون کا نام اپوفس تھا، حضرت موسیٰ کو جس فرعون نے پرورش کیا تھا اس کا نام رعمسیس دوم یا رعمسیس تھا۔ یونانی اس کو سوسترلس کہتے تھے اور عبرانی فرعون التسخیر، رعمسیس کے بیٹے منفتاح کے زمانہ میں حضرت موسیٰ کی بعثت ہوئی، اسی سے مقابلہ ہوا اور یہی ۴۹۱ء قبل مسیح میں غرق ہوا۔[6]

---

[1] دی جیوش انسائیکلوپیڈیا ۵: ۵۷، ۲۹۵ خروج ۲: ۲۳، ۵: ۱۔ انسائیکلوپیڈیا برٹش ۱۸: ۹۶۵ بذیل Ramses دی انسائیکلوپیڈیا امریکن ۲۲: ۷۰۷۔

[2] تفسیر فتح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۰۷ فتح القدیر الشوکانی جلد ۱ صفحہ ۶۸۔

[3] الصحاح للجوہری۔

[4] جامع اللغات ج ۲ صفحہ ۲۲۸۔

[5] لسان العرب جلد ۱۷۔ ۱۸ صفحہ ۲۰۰

[6] لغات القرآن جلد ۵ صفحہ ۸۷۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت یوسف کے عہد سے پہلے فرعون کے نام میں اختلاف ہے ایک روایت یہ ہے کہ اس کا نام الریان تھا اور دوسرے فرعون کا نام قابوس (Apaphis) دوم تھا اور ان کا تعلق اسی خاندان کے ساتھ تھا۔[1]

فرعون موسیٰ مصعب بن الریان تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا بیٹا ولید تھا جو عاد کی اولاد میں سے تھا۔[2]

کہا جاتا ہے کہ اس کا نام مصعب بن الریان تھا اور ابن اسحٰق نے کہا کہ اس کا نام ولید بن مصعب تھا۔[3]

موجودہ زمانے کے محققین جنھوں نے بائبل اور مصری تاریخ کا تقابل کیا ہے عام رائے یہ رکھتے ہیں کہ چرواہے بادشاہوں میں سے جس فرماں روا کا نام مصری تاریخ میں اپوفس (APOPHIS) ہے وہی حضرت یوسف کا ہم عصر تھا۔[4]

(باقی آئندہ)

---

[1] دی انسائیکلو پیڈیا امریکن ۲۲: ۷۰۷۔

[2] تفسیر بیضاوی صفحہ ۳۹۔

[3] تفسیر الجواہر الحسان للثعالبی صفحہ ۶۰

[4] تفہیم القرآن جلد ۲ صفحہ ۳۸۲۔

# تبصرے

## غالب کے خطوط

تبصرہ نگار : ایم جبیب خاں ناشر: غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دلی
اشاعت : ۱۹۸۴ء قیمت : ۷۵ روپے

خط لکھنا ایک فن ہے ، یہ بھی زندگی کی بہترین عکاسی کرتا ہے ۔ مکتوب نگار بہت سی ایسی باتیں خطوں میں لکھ جاتا ہے جو اس کی شخصیت اور اس کی زندگی کا رخ موڑنے میں معاون ہوتے ہیں ۔ مرزا غالب بڑے خوش قسمت ہیں کہ ان کے خطوط کے مختلف مجموعے مختلف اہل قلم نے اپنے اپنے نقطۂ نظر سے مرتب کر کے پیش کیے ۔ مرزا محمد عسکری نے ادبی ''خطوط غالب'' ۱۹۲۹ء میں مرتب کر کے نظامی پریس لکھنؤ سے شائع کیا ۔ مولانا امتیاز علی خاں عرشی نے ریاست رام پور سے متعلق ایک مجموعہ مرتب کیا جو مطبع قیمہ بمبئی سے ۱۹۳۷ء میں چھپا ۔ مرحوم نے بڑی عرق ریزی اور دل سوزی سے یہ مجموعہ نہایت سائنٹفک انداز میں مرتب کر کے غالب پرستوں کو نئی راہ دکھائی ۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ غالب کے خطوط پہلی بار تاریخ وار ترتیب دئے گئے لیکن یہ مجموعہ صرف رام پور کے خطوط تک محدود ہے ۔ مولوی مہیش پرشاد نے پہلی بار غالب کے کچھ خطوط (جلد اول) جو عود ہندی اور اردوئے معلّٰی میں چھپے تھے ان کو تاریخ وار مرتب کر کے ۱۹۴۱ء میں ہندستانی اکاڈمی الہ آباد سے شائع کیا ۔ آفاق حسین آفاق میرن صاحب کے نواسے ہیں اور میرن صاحب غالب کے دوست اور قدرشناس

تھے، غالب بھی ان کو بڑا عزیز رکھتے تھے۔ آفاق صاحب کو غالب کے لکھے ہوئے کچھ خطوں کا ایک پلندہ مل گیا۔ یہ سب خطوط منشی نبی بخش حقیر کے نام ہیں۔ غالب حقیر کی سخن فہمی اور سخن سنجی کے بہت قائل تھے اور ان سے ذاتی طور پر جو تعلق خاطر تھا وہ ان کے خطوط سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ تمام خطوط آفاق صاحب نے "نادرات غالب" کے نام سے مرتب کر کے ۱۹۴۹ء میں کراچی سے شائع کر دئے۔ یہ مجموعہ کئی اعتبار سے اہم ہے اور غالب کے کئی نئے موڑ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ان مجموعوں کے بعد غلام رسول مہر نے دو جلدوں میں غالب کے خطوط مرتب کئے جو ۱۹۵۱ء میں لاہور سے شائع ہوئے۔ ان کے سامنے مرزا عسکری، مولانا عرشی، مولوی مہیش پرشاد اور آفاق کے مجموعے نمونے کے لیے پہلے سے موجود تھے لیکن اس مجموعے میں وہ بات پیدا نہ ہو سکی جس کے مہر صاحب حقدار تھے۔ مآخذ کے حوالے نہ ہونے سے اور متنی تنقید کے اصول کی پابندی نہ ہونے کے علاوہ غلطیوں کی طرف جو بے توجہی برتی گئی اس نے اس مجموعے کی قدر و قیمت کم کر دی۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی مرحوم کے مشورے سے انجمن ترقی اردو ہند نے مولوی مہیش پرشاد کے دوسرے اڈیشن کی ترتیب کا کام مالک رام صاحب کے سپرد کیا۔ مالک رام صاحب نے اس اڈیشن میں منشی نبی بخش حقیر اور ان کے لڑکے عبداللطیف کے نام جو خطوط تھے ان کا اضافہ کر کے یہ مجموعہ ترتیب دیا جو ان کے یورپ جانے کے بعد انجمن سے ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔

اب ان تمام مجموعوں کے بعد عرصے سے ایک ایسے مجموعے کی ضرورت تھی جو غالب کے شایان شان ہو اور متنی تنقید کے طریقۂ کار کے تحت مرتب کیا جائے۔ یہ کمی ڈاکٹر خلیق انجم نے پوری کر دی اور چار جلدوں میں غالب کے

خطوط مرتب کیے ہیں جن میں زیر تبصرہ پہلی جلد ابھی شائع ہوئی ہے۔ پہلی مرتبہ متنی تنقید کا طریقہ کار غالب کے خطوط میں تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔

انجم صاحب نے بھی بار غالب کی اردو املا کی خصوصیات بیان کی ہیں اور ان کی املا کا تفصیل۔ کا جائزہ لیا ہے اور بہت سی غلط فہمیوں کو دور کیا ہے۔ غالب کے خطوں میں جا نا انگریزی الفاظ بھی ملتے ہیں۔ انجم صاحب نے ان خطوط میں اردو انگریزی الفاظ کا فرق اور بعض کے ترجمے بھی پیش کئے ہیں۔

زیر نظر تنقیدی اڈیشن میں غالب کے خطوط کے پہلے اڈیشن میں غالب کے خطوط کے پہلے اڈیشن اور ان کے ری پرنٹ جہاں جہاں ملے ان سے مقابلہ کر کے ان کے اختلافات کی وضاحت کی ہے اور ہر خط کے متن کی نشان دہی کی ہے۔ جتنے اہم مجموعے اس اڈیشن سے پہلے مرتب ہوئے ہیں ان کے متن کے اختلاف نسخ بھی پیش کیے ہیں اس پہلی جلد میں تفتہ اور علائی کی تصویریں شامل کی گئی ہیں اور مکتوب الیہم کے مختصر حالات پیش کیے گئے ہیں۔ اس اڈیشن کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ غالب کے جن خطوں میں واقعات، مقامات، افراد، کتابوں اور رسالوں کا ذکر ہے ان پر مرتب نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے ان پر تفصیلی حواشی لکھے ہیں۔

مالک رام صاحب کے مرتب کردہ خطوط غالب (جلد اول) میں اردو خطوط کی مجموعی تعداد ۵۲۸ ہے۔ یہ تعداد مولوی مہیش پرشاد اڈیشن (جلد اول) کے مقابلے میں کچھ زیادہ ہے لیکن انجم صاحب کے مرتب کردہ مجموعے میں اردو خطوط کی مجموعی تعداد ۸۷۳ ہے جو غالب کے تمام مجموعوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ انجم صاحب نے غالب کے خطوط کی تحقیق اور تلاش میں اضافہ کر کے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے اور کہاں کہاں سے یہ خطوط جمع کر کے اپنے مجموعے کو وقیع